انگلینڈ میں ٹکسی ڈرائیورز کی کمائی حلال یا حرام

الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ انگلینڈ میں ٹیکسی ڈرائیورز کی کمائی حلال یا حرام کیونکہ انگلینڈ میں اکثر مسلمان ٹیکسی ڈرائیورز ہیں اور انگریز پب یا کلب میں ہر ویکنڈ پر جاتے ہیں جہاں شراب پیتے اور زناکرتے ہیں اور یہ مسلمان ان کو اپنی ٹیکسی میں لے جاکر کلب یا پب میں پہنچاتے ہیں اور پہنچانے اور واپس گھر لے جانے کی اجرت لیتے ہیں اور یہ ڈرائیورز کسی جوب کو رفیوز نہیں کرسکتے کیونکہ تمام ڈرائیورز کسی کمپنی کے متحت ہوتے ہیں بہر صورت ان کو ایسے کسٹمرز ملتے ہیں جو کلب یا پب میں جاتے ہیں ۔اب ان کی کمائی حلال ہے یا حرام۔اور اگر کوئی ٹیکسی ڈرائیور اس کسٹمر کو خاص کلب میں لے جانے کی نیت سے لے جائے تاکہ یہ وہاں گناہ کرے اور اب اس کے لے جانے سے کمائی گئی اجرت کا کیا حکم ہے۔اس پر دلائل بھی مطلوب ہیں ۔

سائل: محسن فرام انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق والصواب

ان کی کمائی بالکل حلال ہے کیونکہ یہ ان لوگوں(انگریزوں) کو ان کی مطلوبہ جگہ تک پہنچانے کی اجرت ہے اور کسی کافر یا مسلمان کو اجارے پراس کی مطلوبہ منزل تک پہنچانا فی نفسہ جائز ہے اور اس پر ملنے والی اجرت بھی جائز بشرطیکہ کوئی اور مانع شرعی نہ ہو اور گناہ کرنا اس مستاجر کا اپنا فعل ہے۔اس کے گناہ کی وجہ سے ٹیکسی ڈرائیورز کی کمائی پر کچھ اثر نہیں پڑے گا۔

عیسائیوں کے گرجا گھر میں سوائے گناہ عظیم کفر وشرک کے اور کیا ہوتا ہے۔پھر بھی مسلمان مزدور کو گرجاگھر بنانا ایک مکان کوتعمیر کرنے کی طرح ہے اور کسی مکان کو تعمیر کرنا فی نفسہ جائز اور اس پر لی گئی اجرت بھی جائز ہے۔

جیساکہ فتاوی قاضی خان میں ہے ۔

"لوآجر نفسہ یعمل فی الکنیسۃ ویعمر ھالاباس بہ لانہ لامعصیۃ فی عین العمل"

اگرکوئی مزدورگرجے میں کام کرے اور اس کی تعمیر کرے کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ نفس عمل میں کوئی گناہ نہیں۔

(فتاوٰی قاضی خان کتاب الحظروالاباحۃ فصل فی التسبیح نولکشور لکھنؤ ۴/ ۷۹۴)

کیونکہ اس مسلمان مزدور کی اجرت اس کے کام کے بدلے ہے اور تعمیرِ مکان جائز کام ہے اور اجرت بھی جائز ہوئی۔

اسی طرح کسی کا اپنے مکان کو کسی مجوسی ،عیسائی یا یہودی کو کرائے پر دینا جائز ہے اگرچہ وہ اس میں آتش کدہ بنائے یا گرجا بنائے یا اس میں شراب بیچی جائے وغیرہ کیونکہ یہ کرائے مکان کی منفعت کے بدلے میں ہےاور یہ بالکل حلا ل ہے اسے تعاون علی الاثم نہیں کہیں گے جیسا کہ ہدایہ میں ہے:

(وَمَنْ أَجَّرَ بَيْتًا لِيُتَّخَذَ فِيهِ بَيْتُ نَارٍ أَوْ كَنِيسَةٌ أَوْ بِيعَةٌ أَوْ يُبَاعُ فِيهِ الْخَمْرُ بِالسَّوَادِ فَلَا بَأْسَ بِهِ) وَهَذَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ لِأَنَّ الْإِجَارَةَ تَرِدُ عَلَى مَنْفَعَةِ الْبَيْتِ، وَلِهَذَا تَجِبُ الْأُجْرَةُ بِمُجَرَّدِ التَّسْلِيمِ، وَلَا مَعْصِيَةَ فِيهِ، وَإِنَّمَا الْمَعْصِيَةُ بِفِعْلِ الْمُسْتَأْجِرِ، وَهُوَ مُخْتَارٌ"

جس نے مکان کرایہ پر دیا کہ اس میں آتش کدہ یا گرجا یا وہاں شراب فروخت کی جائے توکوئی حرج نہیں کیونکہ اجارہ کا انعقاد مکان کی منفعت پر ہواہے اسی وجہ سے صرف گھر سپر د کردینے سے اجرت واجب ہوگئی اور اس میں کوئی گناہ نہیں ہےگناہ تو کرایہ دار کے فعل سے ہوا اور یہی مختار ہے

(الہدایہ کتا ب الکراھیۃ فصل فی البیع مطبع یوسفی لکھنؤ ۴/ ۴۷۰)

اور اعلی حضرت سے زانیہ عورت کے علاج کے بارے میں سوال ہوا کہ زانیہ عورت کا علاج کرنا اور اس پر اجرت لینا کیسا ہے توآپ نے جواباً ارشاد فرمایا :

اور اگر مرض سے کوئی(جسم کو)ایذا نہیں(اور مرض) صرف موانع زنا سے ہے(وہ مرض زنا کے لیے رکاوٹ ہے)جس کے سبب اس کا معالجہ ایک زانیہ عورت کے لئے(جسمانی طور پر) کوئی نفع رسانی نہ ہوگا بلکہ زنا کاراستہ صاف کرے گا مثلاً عارضہ رتق(شرمگاہ بندہوگئی) یاشدّت وسعت کہ فی نفسہٖ موذی نہیں مگر اس کا اشتہاء باعث سردی بازار زنان زناکار ہے(زناکار عورتوں کے بازار کے سرد ہونے کا باعث ہے) ایسے معالجہ کو جب کہ امورمذکورہ پرطبیب مطلع ہو اگرچہ برقیاس قول صاحبین من وجہ اعانت کہہ سکیں مگرمذہب امام رضی اللہ عنہ پریہ(اس زانیہ کا علاج کرنا) بھی داخلِ ممانعت نہیں کہ یہ تو پاک نیت سے صرف اس کاعلاج کرتا ہے گناہ کرنانہ کرنا اس کا اپنا فعل ہے جیسے راج کا گرجایاشوالہ بنانا یامکان رنڈی زانیہ کو کرایہ پردینا۔

(فتاوی رضویہ ج24 ص179)

اور اگر کوئی ٹیکسی ڈرائیور کسی گورے یا مسلمان کو کلب میں پہنچانے کی ناجائز نیت سے بھی اپنی ٹیکسی پر سوار کر کے لے جاتا ہے تاکہ وہ کافریا مسلمان وہاں گناہ کرے اور لے جانے کی اجرت کماتا ہے پھر بھی اس کے لیے وہ اجرت جائز ہے مگر اس بری نیت سے وہ ڈرائیور گناہ گار ہوا ۔

جیسا کہ اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال ہوا کہ زید ہوٹل کامالک ہے مگر ہوٹل وغیرہ خود نہیں کرتا بلکہ عمارت کرایہ پر دوسرے لوگوں کو دے رکھی ہے جو اس کومثل ہوٹل کے استعمال کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ وہاں انگریزوں کو شراب و سور وغیرہ بھی کھلاتے ہیں لہذا اس کو جوکرایہ ملتاہے مکان ہوٹل کا، وہ کیسا ہے، جائز ہے یاناجائز؟

اعلی حضرت اس کا جواب دیتے ہوئے ارشادفرماتے ہیں کہ جبکہ اس نے صرف مکان کرائے پر دیا ہے، کرایہ داروں نے ہوٹل کیا اور افعال مذکورہ کرتے ہیں تو زید پر الزام نہیں، وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔کوئی جان کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی ۔(فاطر :18) اس صورت میں وہ کرایہ کے لئے جائز ہے۔
اور اگر اس نے کسی اسلامی جگہ کو خاص اس غرض ناجائز کےلئے دیا تو گنہ گار ہے، مگر کرایہ کہ منفعت مکان کے مقابل ہے نہ ان افعال کے اب بھی جائز ہے۔

(فتاوی رضویہ ج19 ص520)

اس سے ثابت ہوا کہ وہ ٹیکسی ڈرائیور اپنی بری نیت کی وجہ سے گناہگار ہوگا مگر اس کی اجرت کسٹمر کو ٹیکسی کی منفعت دینے(Provide) کے بدلے ہے وہ جائز ہے۔

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

ARE TAXI DRIVERS' EARNINGS IN ENGLAND LAWFUL OR UNLAWFUL?

الحمدلله والصلوة والسلام على رسول الله

Question:

What do the scholars of the Din and muftis of the Sacred Law state regarding the following issue: Are the earnings of taxi drivers in England *halal* (lawful) or *haram* (unlawful)? Many of the Muslims in England are taxi drivers and they drop and pick-up the Englishmen who go out every weekend to pubs and clubs where they drink alcohol and commit adultery. The taxi drivers accept fares from these people. These drivers cannot decline any trip as all of them work under some or the other company. In any case, they get such customers who go to pubs and clubs. Are their earnings lawful or unlawful? If a taxi driver makes an intention to drop such a customer to the club so that he can commit acts of sin, then what will be the ruling on the income in this case? Kindly provide proofs as well.

Questioner: Muhsin from England

Answer:

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَهاب اللهم هدايةَ الحَق والصواب

The taxi drivers' income is absolutely lawful as they are charging them (the Englishmen) money to drop them to their requested location. Dropping any Muslim or non-Muslim, on wages, to their requested location is in and of itself permissible. These earnings are also lawful, provided that there is no other legal objection. Committing acts of sin are the tenant's own personal acts. His sins will not have an effect on the taxi driver's earnings.

The gravest sin of *shirk* (polytheism) and *kufr* (infidelity) takes place in Christian churches, but even then, for a Muslim, building a church is similar to building a house. Constructing any house is in and of itself permissible and the earnings from it are lawful.

It is mentioned in Fatawa Qadi Khan:

لوآجر نفسہ یعمل فی الکنیسۃ ویعمر هالاباس بہ لانہ لامعصیۃ فی عین العمل

Translation: “There is no problem in a labourer working in a church or even constructing it because there is no sin in his very act.” [Fatawa Qadi Khan, 4/794]

The wages paid to the Muslim labourer are in return of his work. Constructing a house is a permissible job and hence the earnings are lawful. Similarly, renting out a house to a Magian, a Christian or a Jew is permissible, even if (the Magian) sets up a fire temple in it, or if (the Christian) sets up a church in it, or if alcohol is sold in it, etc. The rent obtained is in lieu of the use of the house. This is absolutely permissible and would not be considered as cooperation in committing a sin.

It is mentioned in al-Hidaya:

وَمَنْ أَجَّرَ بَيْتًا لِيُتَّخَذَ فِيهِ بَيْتُ نَارٍ أَوْ كَنِيسَةٌ أَوْ بِيعَةٌ أَوْ يُبَاعُ فِيهِ الْخَمْرُ بِالسَّوَادِ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَهَذَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ لِأَنَّ الْإِجَارَةَ تَرِدُ عَلَى مَنْفَعَةِ الْبَيْتِ، وَلِهَذَا تَجِبُ الْأُجْرَةُ بِمُجَرَّدِ التَّسْلِيمِ، وَلَا مَعْصِيَةَ فِيهِ، وَإِنَّمَا الْمَعْصِيَةُ بِفِعْلِ الْمُسْتَأْجِرِ، وَهُوَ مُخْتَارٌ

Translation: “There is no problem in renting out a house for a fire temple, church or liquor shop to be set up in it, as the rent obtained is in lieu of the use of the house. Thus, the payment of rent is obligated once the house is handed over (to the tenant), and there is no sin in this. The sin is the action of the tenant for which he himself is responsible.” [al-Hidaya, 4/470]

Imam Ahmad Rida Khan (may Allah have mercy upon him) was asked regarding treating an adulteress and accepting wages for the same, to which he replied, “If there is no harm to the body caused by the ailment, and it is only an obstacle in committing adultery, treating it would not benefit her health but rather facilitate adultery, e.g. tightness or looseness in the vagina, which is not harmful per se but publicising it affects the prostitute market. Based on reasoning upon the opinion of the Sahibayn (Imam Abu Yusuf and Imam Muhammad), this can be called assistance. However, according to Imam Abu Hanifa (may Allah be pleased with him), this is not impermissible, as the doctor treats her with good intentions, and sinning or not sinning is her own act. This is similar to someone building a church or a temple or renting out a house to a prostitute.” [Fatawa Ridawiyyah, vol. 24, pg. 179]

If a taxi driver drops a (non-Muslim) Englishman or a Muslim to a club with an impermissible intention that the latter can commit sin there, then the wage earned in such a trip is permissible even though the former is sinful due to his ill intention.

Imam Ahmad Rida Khan (may Allah have mercy upon him) was asked: “Zaid is the owner of a hotel. However, he himself does not run it. He has rented it out to someone who runs it. The tenants serve wine and pork to the British in the hotel. Is the rent for the hotel building permissible or not?”

He (may Allah have mercy upon him) replied: “Zaid is not blameworthy, as he has only rented out the hotel building and the above-mentioned acts are carried out by the tenants.

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى

“And no bearer of burdens will bear the burden of another.” [al-Fatir, 18]

In this case, the rent obtained is lawful. If he has given an Islamic place solely for such impermissible purposes, then he will be sinful. However, the rent is in lieu of the use of the house and not those acts. Thus, it will be lawful in this case as well.”

[Fatawa Ridawiyyah, vol. 19, pg. 520]

Thus, we conclude that the taxi driver will be sinful for his ill intention. However, his earning is in lieu of the service provided to the customer, which is lawful.

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri
Translated by the SeekersPath Team